

P&G COMMUNICATION & INFORMATION

Ferdinando Frega — Nando the Scribe



P&G ابلاغ اور اطلاع

اطلاع

سب سے پہلے ابلاغ کرنے والے بے لباس ابتدائی انسان تھے۔ سب سے پہلے اطلاع دینے والے لباس والے ابتدائی انسان تھے، اور ساتھ میں پریس کارڈ۔

پھر بھی ابتدائی انسان۔ کچھ نہیں بدلا۔ سوائے اس کے کہ پہلوں کو زندگی سے بچ نکلتا تھا، جبکہ دوسرے بچ نکلنے والوں کو دوبارہ زندہ کر کے روزی کھاتے ہیں۔

مگر بحث یا تنقید کا وقت نہیں — یہ وہ مشغلے ہیں جو میں نے کبھی نہیں اپنائے۔

میں جو کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ دونوں کا بشریاتی فرق کہانیوں کے ذریعے سناؤں۔

ابلاغ کی پہلی سچی صورت — اور یہاں سب اپنی کرسی سے اچھل پڑیں گے — خاموشی ہے۔

لفظ سے پہلے، آواز سے پہلے، اشارے سے پہلے، انداز سے پہلے، خاموشی کی مشق نے ہمیشہ انسان کی ذہانت کو اس کی سوچنے سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت سے ناپا ہے — کبھی اس کے برعکس نہیں۔

اور مرد، اکٹھے بیٹھے، چپ رہے، ستاروں کو، مجرد کو، خیالی کو تکتے ہوئے — یہاں تک کہ دور سے عورتوں کا ایک گروہ، اس یقین میں کہ وہ اکیلی ہیں، آپس میں باتیں کرنے لگا: دھیمی آوازیں، قابو میں لہجہ، قابو میں تال، ترتیب وار آہنگ، ہر لفظ احتیاط سے رکھا ہوا۔ عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔

لیکن خاموشی نے انسانیت کے لیے جو پہلا سبق چھوڑا وہ کوئی اندرونی کم گوئی نہیں — وہ ایک طریقہ ہے، ہر اُس جگہ کے اندر ایک آخری سرحد جہاں اصل فیصلے ہوتے ہیں۔

پھر بھی خاموشی کے اندر کا شور ہی وہ چیز ہے جو کبھی غائب نہیں ہوتی: وہ اندر سے آتا ہے، اور وہ بیک وقت جذباتی، ادراکی، منطقی اور عقلی، جلی اور قلبی ہوتا ہے۔

اور یہاں، اسے سنبھالنے کی سچی اہلیت رکھنے والی، ہمیشہ کی طرح، صرف عورتیں ہی رہتی ہیں — اتنی مکمل، اتنی کارآمد، کہ انسانی افزائش نسل کو آگے بڑھانے کا کام بھی انہی کو سونپا گیا۔ (دوسرے میدانوں میں — حیاتیاتی، خلیاتی — ایسے نہ بھی ہیں جو بچے جنتے ہیں۔ مگر وہ ایک الگ قسم کا ابلاغ ہے۔)

باقی سب کچھ جس کا میں نے یہاں ذکر نہیں کیا، میں ہر شخص کے اپنے تجربے پر چھوڑتا ہوں — وہی ہمارے وجود کا بہترین حصہ ہے۔

اطلاع مجھے ایک کھیل یاد دلاتی ہے جو ہم بچپن میں کھیلا کرتے تھے: سب دائرے میں، پہلا شخص اگلے کے کان میں ایک لفظ سرگوشی کرتا ہے، اور وہ قطار میں بارہ لوگوں سے گزرتا ہے۔ دوسرے سرے سے جو نکلتا اس پر عموماً قہقہوں کا طوفان مچ جاتا۔

کھیل ایک لفظ پر بھی چل سکتا تھا اور پورے جملے پر بھی، اور ہوتا یہ تھا:

شروع کرو: جیے گا — اور بارہ بار آگے بڑھنے کے بعد دوسرے سرے سے جو لفظ نکلتا وہ تھا: مرے گا۔

کسی جملے سے شروع کرو، جیسے: ہم سب جانتے تھے کہ وہ جیے گا — اور بارہ بار آگے بڑھنے کے بعد وہ یوں لوٹتا: سب جانتے تھے کہ وہ مر چکا ہے، جنازہ 12 تاریخ کو 12:00 بجے۔ ہاھاہا۔

آج میں میڈیا کو اطلاعات آگے بڑھاتے بالکل ایسے ہی دیکھتا ہوں — کسی خبر کا ایک ہی ابتدائی جملہ ایک کے بعد ایک ادارہ الگ ڈھنگ سے بیان کرتا ہے۔ جسے ہم بچوں کا کھیل سمجھتے تھے وہ دراصل اُس اطلاعاتی صنعت کا کڑوا سچ ہے جہاں اخبار کے اسٹال اور نیوز روم میں کوئی فرق باقی نہیں رہا۔

آخر میں، دونوں چیزوں میں ایک ہی دھاگا مشترک ہے — دونوں ایک ہی ابتدائی اصل کی اولاد ہیں۔ بس یہ دیکھ لو کہ لوگ کپڑے کیسے پہنتے ہیں۔

پڑھنے کا لطف اٹھاؤ۔

فرڈیننڈو